ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بانی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۳ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ
۲۵ مئی ۱۹۸۴ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

۲/- روپے

اَحَادِیثُ الرَّسُوْل صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُؤْتیٰ بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صِبْغَةً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللہِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُصْبَغُ صِبْغَةً فِی الْجَنَّةِ فَیُقَالُ لَهٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللہِ یَا رَبِّ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّةً قَطُّ رواہ مسلم۔

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا داروں میں جو سب سے زیادہ نعمتوں والا تھا اور وہ دوزخیوں میں سے (اپنے اعمال کے لحاظ سے) قیامت کے دن ہوگا اسے لایا جائے گا پھر اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کبھی کوئی بھلائی یا آرام بھی تم نے دیکھا، کبھی کوئی نعمت اور راحت بھی تم پر گذری؟ وہ کہے گا۔ خدا کی قسم اے میرے رب! میں نے کبھی راحت نہیں دیکھی۔ اور اس شخص کو بھی لایا جائے گا جو بہشتیوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں تھا۔ اسے بہشت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی اور آیا تجھ پر کبھی سختی آئی ہے؟ پھر کہے گا خدا کی قسم نہیں آئی۔ اے میرے رب! مجھ پر کبھی کوئی سختی نہیں آئی اور نہ میں نے کبھی تکلیف ہی دیکھی ہے۔

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللہُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِیْ شَیْئًا فَاَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِیْ۔ متفق علیہ

اور انسؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے ادنیٰ درجے والے عذاب کے دوزخی سے فرمائے گا جو چیزیں زمین میں ہیں اگر وہ تیری ملکیت میں ہوں کیا تو وہ دے کر اس عذاب سے نجات پاتا۔ وہ کہے گا ہاں۔ اللہ فرمائے گا میں نے تجھ سے اس سے ادنیٰ چیز چاہی تھی۔ حالانکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا پھر تو نے انکار کیا۔ مگر یہ کہ میرے ساتھ تو شریک کرے۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور



جلد ۲۹ • شمارہ ۴۷
۲۳ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ • ۲۵ مئی ۱۹۸۴ء

رئیس الادارہ
شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبید اللہ انور

مجلس ادارت
مولانا محمد اجمل قادری
عبدالرشید انصاری
ظہیر میر ایم اے ایل ایل بی

قلمی معاون
○ زاہد الراشدی
○ نعیم آسی
○ محمد سعید الرحمٰن علوی
○ انتظار حسین اسعد

بدل اشتراک

سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
۸۰/-	۴۵/-	۲۵/-

فی پرچہ ۲/- روپے

طابع: منہاج الدین اصلاحی • مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور
ناشر: مولانا عبید اللہ انور
مقام: اندرون شیرانوالہ دروازہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجتہاد کی اہمیت

اور اس کے تقاضے

از قلم حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

آج کل علمی حلقوں میں اجتہاد کی اہمیت اور ضرورت پر بہت زیادہ زور دیا جا رہا ہے اور جدید پیش آمدہ مسائل میں اجتہاد کے بارے میں اس پہلو پر بطور خاص بحث جاری ہے کہ اجتہاد کا دائرہ کیا ہے اور اس کا حق کس کو حاصل ہے؟ گذشتہ دنوں "جنگ فورم" میں ایک انٹرویو کے دوران راقم الحروف سے بھی اس سلسلہ میں متعدد سوالات ہوتے لیکن گفتگو کا سلسلہ غیر مربوط ہونے کے باعث اس کی رپورٹ جس انداز میں روزنامہ جنگ میں شائع ہوتی اس سے دینی و علمی حلقوں میں کچھ غلط فہمی سی پیدا ہو گئی۔ اور متعدد اہل علم بزرگوں نے اپنے مکاتیب میں اس سلسلہ میں استفسار بھی فرمایا۔ اس لئے ضروری محسوس ہوتا ہے کہ اس اہم عنوان پر اپنی گذارشات کو اجمال کے ساتھ پیش کر دیا جائے تاکہ دینی و علمی حلقوں میں پائی جانے والی غلط فہمی کا ازالہ ہو سکے۔

اجتہاد، اسلام کی بنیادی دلیلوں میں سے ایک اہم دلیل ہے جس سے احکام شرعی کا استنباط و استخراج کیا جاتا ہے اور خود جناب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم نے اس کی حجیت و ضرورت کی تصدیق فرمائی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بناتے ہوئے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جو استفسار فرمایا۔ اس میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ اگر کسی پیش آمدہ مسئلہ پر قرآن و حدیث سے کوئی واضح بات نہ ملے تو آپ کیا کریں گے؟

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے جواب میں عرض کیا کہ میں اپنی رائے کے ساتھ اجتہاد کروں گا۔ اس پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اطمینان کا اظہار فرما کر اجتہاد کی حجیت کی تصدیق فرما دی۔

فقہاء کرام کے نزدیک اجتہاد اس کو کہتے ہیں کہ جس مسئلہ میں قرآن و حدیث سے واضح راہنمائی نہ ملے یا قرآن و سنت کے دلائل بظاہر متعارض ہوں ان میں مجتہد اپنی خداداد بصیرت اور قرآن و سنت کے اصولوں کی روشنی میں کوئی راہ متعین کر دے ایسے معاملات میں مجتہد کا اجتہاد شرعاً حجت ہے لیکن اس کے لئے چند امور انتہائی ضروری ہیں:۔

۱۔ قرآن و سنت کے واضح احکام میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے۔

۲۔ اجتہاد ہر کہ ومہ کا کام نہیں ہے۔ بلکہ وہی شخص کر سکتا ہے جسے قرآن و سنت اور دیگر ضروری علوم پر مکمل عبور حاصل ہو، حضرت امام ولی اللہ دہلوی رح نے مجتہد کے لئے چودہ علوم میں مہارت کو ضروری قرار دیا ہے۔

۳۔ مجتہد اجتہاد میں اپنی رائے میں مطلقاً آزاد نہیں ہے بلکہ اسے قیاس کے اصولوں کو اپنا کر قرآن و سنت کے احکام کی روشنی اور قیاس کے مسلّمہ اصولوں کے دائرہ میں رہ کر اجتہاد کرنا ہوگا۔

ان اصولوں اور دائرہ میں رہ کر کیا جانے والا اجتہاد ہی صحیح معنوں میں شرعی اجتہاد کہلا سکتا ہے اور اس اجتہاد کا دروازہ کسی بھی دَور میں بند نہیں رہا۔ ہر دور کے فقہاء اپنے دَور کے تقاضوں کے مطابق اجتہاد کے تقاضوں کو پورا کیا ہے اور آئندہ بھی مجتہدین اس بارے میں اپنے فرائض ادا کرتے رہیں گے۔

آج کے دور میں بھی اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اہل علم کو انکار نہیں ہے اور جدید مسائل کے علاوہ وہ مسائل بھی آج اجتہاد کا موضوع ہیں جن میں سابقہ ادوار کے فقہاء نے اجتہاد کیا۔ لیکن ان کے اجتہاد و قیاس کے علل و وجوہ مرورِ زمانہ کے ساتھ تبدیل ہو چکے ہیں اور وہ اسباب باقی نہیں رہے جن کے باعث فقہاء نے احکام مستنبط فرمائے تھے۔

آج جبکہ ملک کے قانونی ڈھانچہ کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کا عمل شروع کیا گیا ہے اور اس میں قدم قدم پر دشواریوں کا سامنا ہے ایک جائزہ اور مناسب حد تک اجتہاد کا منظم اور مربوط طریق کار اپنا کر ان دشواریوں پر قابو پایا جا سکتا ہے اور اہل قلم کو اس سلسلہ میں بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔ ورنہ اگر ان کی بے توجہی کے باعث یہ مشکلات جدید ذہنوں میں مستحکم ہو گئیں۔ تو اسلامی نظام کے نفاذ کے عمل کو نقصان پہنچے گا، اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوگا کہ اجتہاد کی مقدّس شرعی اصطلاح کو جدّت پسند ذہن اپنی اغراض کی تکمیل کے لئے بے تحاشہ استعمال کر کے اسلام کو بازیچۂ اطفال بنا دیگا

آج جدید ذہن اور جدّت پسند عناصر کے ہاں "اجتہاد" کا وہ تصور نہیں ہے جو فقہاء کے ہاں ہے اور نہ ہی آج کا ذہن ان حدود و قیود کو قبول کرنے کے لئے تیار نظر آتا ہے جو "اجتہاد" کے بنیادی تقاضوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بلکہ اجتہاد کے بارے میں جدید اذہان و افکار کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ اجتہاد اور اجماع کے نام سے "کونسل آف چرچز" قسم کی کوئی سوسائٹی قائم کرنا مقصود ہے جو تمام حدود و قیود سے بے نیاز ہو۔ منصوص اور غیر منصوص ہر قسم کے مسائل میں اجتہاد کے نام پر تغیّر و تبدّل کر سکے۔

(باقی ۲۶ پر)

خطبۂ جمعہ | ضبط و ترتیب | عبد الرشید انصاری

دین اسلام بھلائی اور خیر ہے۔ اسے چھوڑنے والوں کو نقصان کا اندازہ قیامت کے دن ہوگا

اسلام کھیل تماشے اور رسم و رواج کا نام نہیں ہے

شعبان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان "ماہ رمضان" کی آمد کا اعلان ہے۔

لوگوں نے اسے حلوہ خوری اور آگ کے کھیل کا جشن بنالیا ہے

جامع مسجد شیرانوالہ میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہم کا خطاب

الحمد للہ الذی وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔

(سورۃ لقمان)

(ترجمہ) اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو کھیل تماشے کی باتوں کے خریدار ہیں تاکہ روکیں اللہ کی راہ سے اور مذاق اڑائیں راہ حق کا، ان کے لئے عذاب ہے ذلت آمیز۔

برادران اسلام، بزرگان محترم! دین اسلام اللہ کا دین ہے جو اس نے اپنے بندوں کی دنیا و آخرت درست کرنے کے لئے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اس دین میں کوئی چیز انسانی مفادات کے خلاف نہیں ہے، یہ سراسر بھلائی اور خیر ہے۔ جو شخص بھلائی اور خیر چھوڑ کر کسی اور جانب متوجّہ ہوتا ہے وہ دراصل خود اپنا نقصان کرتا ہے کل قیامت کے روز اسے اس نقصان کا جب پورا پورا اندازہ ہوگا تو وہ کسی دوسرے پر اس نقصان کا ذمہ نہیں ڈال سکے گا لیکن آج دنیا کی زندگی کے نشہ میں انسان پاگل ہو رہا ہے نہ صرف خود بلکہ دنیا پرستی کے نشہ میں دھت ایک انسان اپنے دوسرے ہم جنسوں کو بھی اسی میں مبتلا کرنے کی دانستہ کوشش کر رہا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ دنیا کے عارضی نفع و عیش کو آخرت کے ہمیشگی کے راحت و آرام کے لیے قربان کر دو لیکن آج کا انسان دین چھوڑ کر بلکہ دین کو بھی رسم و رواج اور کھیل تماشے کا رنگ دے کر اپنانے کی کوشش کر رہا ہے اور اصل دین کا مذاق اڑا رہا ہے اور اپنے خود تراشیدہ رسم و رواج اور کھیل تماشے کے ذریعہ مخلوق خدا کو اللہ کے راستے سے ہٹا دینا چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ یعنی یہ لوگ اپنی متکبّرانہ روش سے باز نہیں آتے ہیں اس لئے ہم نے ان کے لئے رسوا کرنے والا ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ بزرگان محترم! شعبان کا مبارک اور پاک مہینہ کافی گذر چکا ہے۔ یہ مہینہ اللہ کی برکتوں اور فضل و احسان کے ایک عظیم ترین مہینہ رمضان المبارک کی آمد کا اعلان ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مبارک مہینہ میں اللہ کی عبادت اور پابندی میں بیحد مشغول ہو جاتے تھے۔ بیہقی میں روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کے مہینہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے اور ارشاد فرمایا کرتے کہ لوگ اس مہینہ سے غافل ہیں۔ اس مہینہ کی پندرھویں شب کو بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، میری تمنا یہ ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میرا شمار روزہ داروں میں کیا جائے۔

اب آپ اندازہ فرمائیں کہ اس مہینے کا کیا مرتبہ اور مقام ہے اور آج کے مسلمان کی دین سے بیگانگی اور غفلت کا کیا حال ہے۔ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پندرھویں شعبان کی فضیلت بیان فرما رہے ہیں کہ اس میں بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں اور اظہار تمنا فرماتے ہیں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میرا شمار روزہ داروں میں ہو مگر آج عشق رسالت کا دعوے دار مسلمان اس رات کو کھیل تماشہ آتش بازی اور، دن کو حلوہ خوری کا شرعی دن بنائے بیٹھا ہے یعنی وہ اس روز حلوہ کھانے اور رات کو

آگ سے کھیلنے کو دین اور ذریعہ نجات ثابت کرنے پر تُلا ہوا ہے۔ یہ صرف پندرھویں شعبان ہی کی بات نہیں اس نے اپنی پوری زندگی کو کھیل تماشہ بنا لیا ہے اور ایسی برائیوں میں غرق ہے جن کا شمار مشکل ہے، فضول خرچی، بیہودہ گوئی، شرک و بدعات دین کا مذاق اور پھر نوجوان نسل کو دیکھئے کہ آئے دن اخبارات میں کیا کچھ نہیں چھپتا۔ اگر ایک قدم اصلاح کی جانب اٹھتا ہے تو دس قدم بے حیائی، فحاشی، بدعقیدگی اور شر و فساد کی جانب بڑھ جاتے ہیں اس کے باوجود خیال یہ ہے کہ چونکہ ہم عاشق رسول کہلاتے ہیں اور ختم و فاتحہ کی رسومات کو مانتے اور ادا کرتے ہیں اس لیے جنت کی ٹھیکیداری تو ہمارے ہی پاس ہے۔ ایسی بات نہیں اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہے۔ لہو ولعب اور کھیل تماشے میں زندگی گذار کر اجر و ثواب کی توقع رکھنے والا نفس کے دھوکے اور شیطان کے فریب میں مبتلا ہے۔ سورۂ لقمان کی اس چھٹی آیت کی تشریح میں شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !۔

سعدلئے مفلحین کے مقابلہ میں ان اشقیاء کا ذکر ہے جو اپنی جہالت اور ناعاقبت اندیشی سے قرآن کریم کو چھوڑ کر ناچ رنگ کھیل تماشے، یا دوسری واہیات و خرافات میں مستغرق ہیں چاہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی ان ہی مشاغل و تفریحات میں لگا کر اللہ کے دین اور اس کی یاد سے برگشتہ کر دیں اور دین کی باتوں پر خوب ہنسی مذاق اڑائیں۔

حضرت شیخ الاسلام اس مسئلہ میں وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ جو لہو (شغل) دین اسلام سے پھر جانے یا پھیر دینے کا موجب ہو حرام بلکہ کفر ہے اور جو احکام شرعیہ ضروریہ سے باز رکھے یا سبب معصیت بنے وہ معصیت ہے ہاں جو لہو کسی امر واجب کا مفوِّت (فوت کرنے والا) نہ ہو اور کوئی شرعی غرض و مصلحت بھی اس میں نہ ہو وہ مباح، لیکن لاتعینی ہونے کی وجہ سے خلاف اولیٰ ہے، گھوڑ دوڑ، یا تیر اندازی، یا نشانہ بازی، یا زوجین کی ملاعبت (جو حد شریعت میں ہو) چونکہ معتدبہ اغراض و مصالح شرعیہ پر مشتمل ہیں اس لئے لہو باطل سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ تفریح اور ذہنی تازگی کے لئے وہ باتیں اور ایسے کام کرنا جو انسان کو دینی فرائض کی ادائیگی سے روک دیں اور وہ بجائے خود بھی فضول اور ناجائز ہوں جیسے جوا، شراب، سینما اور ٹی وی پر ناچ گانے کی فلمیں کمزور لوگوں کو ستانا اور جانوروں کو محض تماشے اور عیاشی کے لیے قتل کرنا یہ سب حرام ہے اور انھی میں مشغول رہنا اور ان کاموں کو گناہ نہ سمجھنا انسان کو کفر اور جہنم تک لے جانے کا باعث بن سکتا ہے۔ مگر جسمانی ورزش اور صحت و تندرستی نیز ذہنی فرحت حاصل کرنے یا قلبی بوجھ ہلکا کرنے کے لیے کوئی ایسا کام کر لینا بری بات نہیں جو مفید بھی ہو، فحش نہ ہو اور دین و شریعت کے بھی خلاف نہ ہو مثلاً حدیث میں ہے۔ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ لَهْوِ الدُّنْيَا بَاطِلٌ اِلَّا ثَلٰثَةٌ ۔ اِنْتِضَالُكَ بِقَوْسِكَ وَتَأْدِيْبُكَ لِفَرَسِكَ وَمُلَاعَبَتُكَ لِاَهْلِكَ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ ۔

(ترجمہ) دنیا کی ہر لہو و فضول چیز سوائے ان تینوں چیزوں کے باطل ہے ایک یہ کہ تو تیر کمان سے کھیلے اور دوسرے اپنے گھوڑے کو سدھائے تیسرے اپنی بیوی سے شغل و مزاح کرے پس یہ حق ہیں ان میں کوئی عیب نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں باتیں ایک مسلمان کے لئے انتہائی مفید ہیں اور اس کے دماغی بوجھ کو ہلکا کرنے کا ذریعہ بھی ہیں مگر اب معاملہ الٹ ہے۔ اب کفر اور باطل کا مقابلہ کرنے کی تیاری کے بجائے جہاد اور اعلاء کلمۃ الحق کا جذبہ مفقود ہو رہا ہے اور اپنے گھر میں حقوق کی ادائیگی اور محبت پیار کا اسلامی ماحول پیدا کرنے کی بجائے ناجائز تعلقات بدکاری اور زناکاری کے تباہ کن اعمال بد کی طرف دوڑ لگی ہوئی ہے، یہ حیوانیت ہے یہ جہنم اور بربادی کی راہ ہے۔ دین و شریعت یا انسانیت کا اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسلام سیرت و کردار کی تعمیر کرتا ہے، برائی سے روکتا ہے، انسانیت اور شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے ہر صحیح اور جائز کام کی اجازت دیتا ہے خشک اور جامد مذہب نہیں ہے کہ انسانی ضروریات اور تقاضوں کو نظر انداز کر دے احادیث میں ہے:

فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يُّرٰى فِيْ دِيْنِكُمْ غِلْظَه

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمھاری دینی زندگی میں خشکی اور شدت پسند نہیں کرتا۔

اسی طرح ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَوِّحُوا الْقُلُوْبَ سَاعَةً فَسَاعَةً

کبھی کبھی اپنے دلوں کو آرام بھی دیا کرو۔

مگر کیسے کیا راگ و رنگ اور طبلہ سارنگی کی محفلیں برپا کر کے؟ کیا فحش ناول اور کتابیں پڑھ کر یا آگ سے کھیل کر اور خون پسینے کی حلال کمائی برباد کر کے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ: خَيْرُ لَهْوِ الْمُؤْمِنِ السِّبَاحَةُ وَخَيْرُ لَهْوِ الْمَرْأَةِ الْمِغْزَلُ ۔

مومن مرد کا اچھا کھیل تیراکی ہے اور مومنہ عورت کا اچھا کھیل چرخہ ہے۔

ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں حبشہ کے کچھ نوجوان نیزوں تلواروں سے فن سپہ گری کا مظاہرہ کر رہے تھے.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کافی دیر دیکھتے رہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی آپ کے پیچھے کھڑی دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا: اِلْهُوْا وَالْعَبُوْا

یعنی خوب خوب کھیلو!

تو مختصر بات یہ ہے کہ اسلام ہر فضول اور نقصان دہ کام سے روکتا اور ہر مفید نفع رساں عمل کی اجازت دیتا ہے۔ یہ شعبان کا مہینہ ایک خاص فضیلت و برکت کا مہینہ ہے زندگی میں اگر ایک بار پھر ہمیں اس مہینہ میں زندہ رہنا نصیب ہو گیا ہے تو چاہیئے کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر تمام شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے میں نے عرض کیا شعبان میں سب سے زیادہ روزے کیوں رکھتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا آئندہ سال مرنے والوں کی موت اس مہینہ میں لکھ دی جاتی ہے میں چاہتا ہوں کہ میری موت لکھی جائے تو میرا شمار روزہ داروں میں ہو۔

مگر آج تو انسان موت کو بھول ہی چکا ہے اسے مرنا بالکل یاد نہیں رہا۔ اسے یہ فکر ہی نہیں کہ کل قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے، اپنے اعمال کا حساب دینا ہے یہی وجہ ہے کہ عبرت کا کوئی واقعہ نیکی کا کوئی موقعہ اللہ کی نعمتوں کی فراوانی یا کوئی خوفناک سے خوفناک تر حادثہ اسے گناہوں سے توبہ اور نیکی انجام دینے کے لیے آمادہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کی صحیح سمجھ اور عمل کا شوق و جذبہ عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

بہ سلسلہ اصلاحِ معاشرہ — قسط ۲ — محمد سمیع اللہ صاحب، اسلام آباد

نفاذ اسلام اور اصلاح معاشرہ کے بنیادی تقاضوں کے بارے میں چند تجاویز

قانون و عدل

۱۔ چادر اور چار دیواری کے تحفظ کیلئے قانون سازی کی ضرورت

یہ بات روز مرہ مشاہدے کی ہے کہ بازاروں، یونیورسٹیوں، دفاتر، تقریبات اور ٹی وی پر اکثر اوقات عورتیں جس طرح جسمانی آرائش کے ساتھ آتی ہیں وہ افسوسناک ہے جب نوجوان نسل کے سامنے یہ غیر اسلامی مناظر آتے ہیں تو ان کے اندر ایک ہیجانی کیفیت کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ ان حالات میں وہ اسلام سے قریب ہونے کی بجائے دُور ہی ہونگے۔

ہر درد مند مسلمان یہ محسوس کرتا ہے کہ جب تک مخلوط تعلیم ختم نہیں ہوگی۔ خواتین کے لئے پردے کے اندر تعلیم کا انتظام نہیں ہوگا۔ عریانی اور فحاشی کی وبا کا خاتمہ نہیں کیا جائے گا۔ راگ ورنگ کی محفلوں کو ختم نہیں کیا جائے گا۔ تب تک معاشرہ درست نہیں ہوگا۔

لہٰذا حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اختلاط کے رجحان کو روکنے کے لئے پردہ کے سخت احکامات جاری کئے جائیں۔ اور جتنی جلدی ہو سکے یہ قانون نافذ کیا جائے ہر عورت بغیر بڑی چادر اوڑھے گھر سے قدم نہ نکالے منہ پر نقاب ہو جس طرح عرب اور ایران میں سختی کی جاتی ہے اسی طرح پاکستان میں ہونی چاہیئے۔ جلوس نکلیں۔ حکومت کے خلاف نعرے لگیں حکومت ثابت قدم رہے گی تو یہ قانون نافذ کرنا دشوار نہیں ویسے بھی اسلام میں اس قسم کی سختی جائز ہے۔

ارباب اقتدار کی توجہ شرعی حجاب کی طرف مبذول کروانا اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ ایک اسلامی مملکت کی ذمہ داری زکوٰۃ و عشر کا نظام قائم کرنے کے ساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بھی ہوتی ہے۔ تاکہ بروقت مداخلت و کارروائی کر کے ایسے مظاہر، سرگرمیوں اور تقریبات کو قانوناً رکوایا جا سکے جو اسلامی احکامات کے منافی اور اخلاق کو بگاڑنے والی ہوں۔

۲۔ ناچ گانے کے کاروبار کو کالعدم قرار دیا جائے

بادشاہی مسجد کے عقب میں رسوائے زمانہ بازارِ حُسن واقع ہے سابق حکومت کے دَور میں یہاں پر "عصمت فروشی" کا کاروبار ہُوا کرتا تھا۔ روزنامہ "جنگ" لاہور (۷ نومبر ۱۹۸۳ء) کے مطابق یہ کاروبار کروڑوں اور اربوں روپوں کے گرد گھومتا تھا۔ موجودہ حکومت کے قیام کے بعد سے یہ کاروبار تقریباً ختم ہو چکا ہے۔

اب حکومت پنجاب کے حکم کے مطابق یہاں رات ۱۱ بجے سے لے کر ایک بجے رات تک ناچ گانے کی محفلیں آراستہ ہوتی ہیں جس میں بڑے بڑے سرمایہ دار، جاگیردار، راشی سمگلروں اور دیگر ذرائع سے دولت حاصل کرنے والے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ اور لاکھوں کروڑوں روپے ناچ گانے کی محفلوں میں لٹا دیتے

جاتے ہیں۔

ایسا ہی کھُلی بے حیائی کا کاروبار کراچی، ملتان، حیدر آباد اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں جاری ہے۔ کیونکہ ناچ گانے والیوں پر کوئی قانونی پابندی نہیں اور انہیں باقاعدہ لائسنس مِلے ہوئے ہیں اور وہ اپنی حاصل کردہ آمدن پر حکومت کو انکم ٹیکس بھی ادا کرتی ہیں۔

عورتوں کا گھنگرو پہن کر ناچنا اور مردوں کا تماش بین کی حیثیت سے لطف اندوز ہونا سراسر ایک غیر اسلامی و غیر اخلاقی فعل ہے۔ پاکستان ایک اسلامی مملکت بننے کی طرف گامزن ہے یہاں پر کوئی بھی غیر اسلامی فعل سرکاری سرپرستی میں نہیں ہونا چاہیئے۔ لہٰذا ہم حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ناچ گانے کے اس کاروبار کو فوراً کالعدم قرار دے کیونکہ ایک اسلامی معاشرے میں کھلے بندوں فحاشی کا ارتکاب کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

۳۔ وی سی کی درآمد پر فوری پابندی اور ملک میں موجود تمام قانونی اور غیر قانونی وی سی آر سرکاری تحویل میں لئے جائیں

بعض عناصر چاہتے ہیں کہ بے حیائی پھیلا کر پاکستان کے معاشرے کو تباہ کیا جائے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ وی سی آر کی وبا ملک میں عام ہو گئی ہے۔ اور نوجوان اس کے ذریعہ غیر ملکی فلمیں اور بلیو پرنٹ دیکھ کر بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور اس وجہ سے آئے دن سنگین جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے اور پورے معاشرہ میں بڑھتا ہُوا اختلاط مرد و زن، اسلامی اقدار کی پامالی کا سبب ہو رہا ہے۔ اور اسلامی تعلمات سے سرکشی تشویشناک حد تک بڑھ رہی ہے۔ فحاشی پھیلانے میں یہ وی سی آر بنیادی کردار ادا کر رہی ہیں۔

لہٰذا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ فحاشی عریانی اور بے حیائی کے اس ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے وی سی آر کی درآمد پر فوری پابندی لگائی جائے اور ملک میں موجودہ تمام قانونی اور غیر قانونی وی سی آر کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔ ہماری نظر میں جب تک معاشرتی خرابیوں کی جڑوں کو کاٹنے کے لئے حکومت انقلابی اقدامات نہیں کرے گی اس کے زبانی دعوے معاشرے کو اسلامی نہیں بنا سکیں گے۔

کسے معلوم نہیں کہ گانا اور رجُوا اسلام میں حرام ہے۔ گانا ناچنا صرف ہندو مت کا دھرم ہے لیکن اسلام میں تو یہ حرام ہے۔ شہروں میں آئے دن نئے نئے میوزک سنٹر اور وی سی آر کی دکانیں کھُل رہی ہیں۔ صبح کے وقت قرآن پاک بڑی خوش الحانی سے ان سنٹروں سے سُنایا جاتا ہے کہ روح وجد میں آجاتی ہے لیکن تھوڑی دیر بعد ہی نہایت فحش بے ہودہ گانے پورے زور و شور سے فضا میں بکھیرے جاتے ہیں۔ راستہ چلتے ہوئے ماں بیٹی، باپ بیٹا، بہن بھائی مستورات مرد و زن کو اسقدر پریشانی ہوتی ہے اور کوفت ہوئی ہے کہ اللہ کی پناہ! اس گناہ عظیم کو آخر کون روکے گا؟ یہ کس کی ذمہ داری ہے؟ اس قوم کو کس طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ اس کا منہ قبلہ سے ہٹا کر بت خانہ کی طرف کون کر رہا ہے؟ یہ حلال و حرام کی تمیز کون ختم کر رہا ہے؟ اے وقت کے حاکمو! اللہ سے ڈرو عوام کو بے غیرت اور بے حیا نہ بناؤ! کل اللہ کو کیا جواب دوگے۔

۴۔ کتوں کے مقابلہ حسن (ڈاگ شو) ایسی خرافات کی ممانعت کی جائے

ملک میں اسلامی نظام کے قیام اور ایک اسلامی معاشرہ کی تشکیل کو ناکام بنانے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس کی ایک تازہ مثال کتوں کے مقابلہ حسن (ڈاگ شو) ہے جو کہ حال ہی میں کراچی اور اسلام آباد میں منعقد ہوئے اور جس میں امرا، حکام اور اعلیٰ طبقے کی فیشن زدہ خواتین شامل تھیں۔

ایک اسلامی مملکت میں ڈاگ شو کا کیا جواز ہے؟ اور وزرائے کرام کی سرپرستی میں کتوں کے

مقابلہ حسن میں تقسیم انعامات اور بھی ناقابل فہم ہے۔ ہمارے پڑوسی ملک چین میں کتوں کو ختم کرنے کی مہم کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور اخباری اطلاعات کے مطابق دارالحکومت پیکنگ سے کتوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں کتوں کی شوقیہ پرورش کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ حدیث نبوی ہے کہ:

"فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں" (بخاری و مسلم)

لہٰذا حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے تقاضوں کے مطابق خلاف شرع کرتوتوں کو بہ شمولیت کتوں کے مقابلہ حسن ایسی خرافات بند کروایا جائے۔

اصلاح معاشرہ کے نقطہ نظر سے ضروری ہے کہ نواہی، منکرات پر پابندیاں قانوناً اور عملاً لگائی جائیں۔ تاکہ اسلامی ماحول پیدا ہو سکے۔

۵۔ ریڈیو اور ٹی وی پر کھیلوں کی نمائش اور خواتین کے کھیلوں کی نمائش ونشریہ کو بند کیا جائے

کچھ عرصہ سے ہمارے ملک میں کھیلوں کو انتہائی مبالغہ آمیز اہمیت دی جا رہی ہے جو زندگی کے عملی حقائق سے کوئی مناسبت نہیں رکھتیں۔

بلاشبہ حدیث نبویؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) "العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان" کے پیش نظر جسمانی ورزش کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ اور اگر مقصد جہاد کی تیاری ہو تو یہ چیز مفید بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن امت مسلمہ کو جہاد کے لئے تیار کرنے کی نسبت بغیر جسمانی کھیلوں میں حصہ لینا محض لہو ولعب میں مشغول ہونا ہے۔

علاوہ ازیں ہر مہینے مسلسل کئی کئی دن تک ریڈیو اور ٹیلیویژن سے کھیلوں کے بارے میں جو پروگرام نشر کئے جاتے ہیں، ان سے پاکستانی قوم کا جس میں نوجوان اور بوڑھے سبھی شامل ہیں، انتہائی قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے جو معاشی، تعلیمی اور معاشرتی کئی لحاظ سے بڑے گھاٹے کا سودا ہے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات نماز کی ادائیگی میں یا تو تاخیر ہو جاتی ہے یا اسے سرے سے ترک کر دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ صورت حال شرعی احکام وتعلیمات کے منافی ہے۔

لہٰذا حکومت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ٹیلیویژن سے کھیلوں کی نمائش اور ریڈیو سے نشریہ ممنوع قرار دے کر ان کے مظاہرے سٹیڈیموں (Stadiums) تک محدود کر دے۔ خواتین ہاکی اور اسی طرح خواتین کے دیگر کھیلوں کی نمائش مردوں کے لئے ممنوع ہونی چاہیئے۔ قوم کی بہو بیٹیوں کو کسی طرح بھی غیر محرم مردوں کے سامنے پیش نہیں کیا جاسکتا چاہے وہ کھیل کی صورت میں ہوں یا فوجی پریڈ کی صورت میں، ہر حالت میں شعائر کی حفاظت اور اسلامی احکامات کی پابندی ہم پر لازم ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ موجودہ دور میں محمد شاہ کو "رنگیلے" جیسے الزام سے بری کر دینا چاہیئے۔ اس لئے کہ ہماری تو پوری کی پوری قوم ہی رنگیلی ہو گئی ہے۔ صبح ہوتے ہی گانے شروع ہو جاتے ہیں۔ ریڈیو آن کرو کرکٹ، ٹی وی کھولو کرکٹ، گھر سے باہر ہر گلی کوچہ میں کرکٹ۔ ڈاکٹر کے ہاں جاؤ تو وہاں بھی ڈاکٹر، ان کی نرس اور کمپونڈر سبھی کرکٹ میں مست نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ دفاتر میں بھی شائقین حضرات ٹرانسمیٹر سیٹ ساتھ رکھتے ہیں۔ اور یہ کرکٹ ٹورنامنٹ ہے کہ شیطان کی آنت کی طرح کبھی ختم نہیں ہوتا۔ جمعہ، جمعۃ الوداع، عیدالفطر اور عید قربان جیسے شعائر اسلام اور مقدس دنوں میں کھیلا جاتا ہے غیر مسلم قومیں ہم پر ہنستی ہیں کہ یہ کیسے مسلمان ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ حکومت کرکٹ کی سرپرستی اس لئے کر رہی ہے تاکہ عوام کی توجہ مہنگائی، جرائم، رشوت، بدانتظامی، بے ایمانی اور آمریت وغیرہ سے ہٹ جائے اور وہ صبح شام اسی لگن میں مگن رہے کہ کس نے کتنے رنز بنائے!!!

وی سی آر اور رنگین فلمیں رہی سہی کسر بھی پوری کر دیتی ہیں۔ جب کہ اخبارات

فلمی اشتہارات، مار دھاڑ، قتل، ڈاکہ اور اغوا کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ ٹریفک پولیس کی چشم پوشی یا دانستہ درگزر کی وجہ سے صورتحال اتنی سنگین ہو گئی ہے کہ کوئی شریف آدمی اپنی بیوی وبچوں کے ساتھ بسوں، ویگنوں میں سفر نہیں کر سکتا۔ ادھر خواتین اور بچے سیٹوں پر بیٹھتے ہیں اور ادھر قابل اعتراض گانوں کا ریکارڈ بجنا شروع ہو جاتا ہے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ ڈرائیور یا کنڈیکٹر سے باادب گذارش کی گئی کہ گانا بند کر دو۔ یہ قانون کی خلاف ورزی ہے تو ہتک آمیز جواب دیا جاتا ہے۔ یا اللہ یہ قوم کہاں جا رہی ہے۔ اس کا کیا بنے گا؟ تو ہی اس کے حال پر رحم فرما، تو رحیم وکریم ہے۔ ویسے ہمارے اعمال تو اس قابل نہیں کہ ہم پر رحم کیا جائے۔

۶۔ بیوٹی پارلرز کو ممنوع قرار دیا جائے

مشاہدات سے ثابت ہوا ہے کہ معاشرے کے بگڑتے ہوئے حالات کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو ہوس زر کا شکار ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور بیماری ہے جس کا نام "حرص" ہے یہ بیماری نسبتاً مردوں کے مقابلہ میں عورتوں میں اور بالخصوص مغرب زدہ خواتین میں زیادہ پائی جاتی ہے جو کسی تقریب میں شریک ہونے کے لئے جاتی ہیں تو اپنے آرائشی رخ اور آرائش کے لئے بیوٹی پارلرز پر دل کھول کر روپیہ خرچ کرتی ہیں۔

دولت کے اس ضیاع کو روکنے کے لئے اور چادر اور چار دیواری کے تحفظ کے لئے مسلمانان پاکستان ملک میں بڑھتے ہوئے Beauty Parlours (عورتوں کو خوبصورت بنانے کی دکانیں) کے کاروبار کو بند کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ذریعہ خواتین کو پرکشش بنا کر حیا سوزی کی تربیت دی جاتی ہے۔ عورت کی طرف رغبت کا سب سے بڑا مظہر اس کا چہرہ ہی ہوتا ہے اور یہ چہرے جو آج سج دھج اور کٹے ہوئے بالوں کے ساتھ ہر محفل میں نظر آتے ہیں کسی طور پر اخلاق وکردار کی تعمیر میں مدد نہیں دے سکتے بلکہ اُلٹے اخلاق سوز ہیں۔ اسلام میں خواتین کی اس کھلی زیب وزینت کا کوئی جواز نہیں بلکہ قرآن مجید میں سورۃ النور میں جابجا اس سے منع کیا گیا ہے۔

لہٰذا یہ اشد ضروری ہے کہ بیوٹی پارلرز جن کے ذریعہ عورتوں میں بے پردگی اور بے حیائی کا فروغ ملتا ہے ممنوع قرار دیا جائے۔

۷۔ قادیانیوں کے بارے میں سروے کا المیہ

عوام کے دلوں میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے وفادار نہیں یہی وجہ ہے کہ عوام کے اندر قادیانیوں کی بابت ایک خاص اور شدید ردعمل پایا جاتا ہے۔

قادیانی حضرات سے مسلمانان پاکستان کس درجہ بیزار ہیں اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ کسی شخص کے متعلق صرف اتنا کہہ دیا جائے کہ وہ قادیانی ہے تو لوگ اس سے بدظن ہو جاتے ہیں چاہے اس شخص میں خوبیاں ہی کیوں نہ ہوں لیکن اس عوامی نفرت وبیزاری کے باوجود یہ حیرت کا مقام ہے کہ قادیانی حضرات ہماری بیوروکریسی میں اہم اور کلیدی پوزیشنوں پر فائز ہیں اور یہ فرقہ اقلیت میں ہونے کے باوجود دن بدن منظم اور ہماری گردنوں پر سوار چلا جا رہا ہے۔

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اس میں تو غیر مسلموں کو اہم انتظامی آسامیوں پر سرے سے لگانا ہی غلط ہے۔ یہ کوئی تعصب کی بات نہیں ایک مسلمہ اصول کی بات ہے۔ کسی نظریہ کو قائم کرنے کے لئے لازم ہے کہ عنان اقتدار انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہو جو اس نظریہ کے نہ صرف قائل ہوں بلکہ اس پر سختی سے عمل کرنے والے بھی ہوں، کیا ہم یہ باور کر سکتے ہیں کہ اسلامی نظام غیر مسلم نافذ کریں گے؟ پاکستان کی یہ بدقسمتی ہے کہ قادیانی حضرات اپنی عددی مناسبت سے بھی کہیں زیادہ تعداد میں اہم اسامیوں

پر فائز ہیں۔ حالانکہ پاکستان کی نظریاتی سالمیت کے تحت انہیں بیوروکریسی، فوج، عدلیہ اور نظام تعلیم وغیرہ میں سرے سے کوئی اہم اسامی ہی نہ ملنی چاہئے تھی۔

قادیانیوں کے بارے میں عوام کے شدید ردعمل کے تحت اکتوبر ۱۹۸۳ء سے حکومت کے ایماء پر سرکاری محکموں میں قادیانیوں کا سروے (یعنی تعداد، ان کے گریڈ وغیرہ) کیا جا رہا ہے لیکن اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ جس بیوروکریسی پر قادیانی مسلط ہیں وہ کیسے قادیانوں کو نقصان پہنچائے گی۔

اس خدشہ کا ثبوت بھی ایک حالیہ سوالنامے پر مل گیا ہے جو کہ حکومتی O & M Division نے پبلک سیکٹر کے زیر تحویل کارپوریشنوں کے عملہ کے لئے شائع کیا ہے اس میں دیگر ضروری کوائف کے علاوہ مذہب کے بارے میں بھی ایک استفسار کیا گیا ہے۔ مذہب کے لئے کئی خانے ہیں۔ جیسا اسلام، احمدی، ہندو، عیسائی وغیرہ۔ قادیانی حضرات کے لئے "احمدی" کا خانہ رکھا گیا ہے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام "احمد" کی نسبت سے انہیں احمدی نہیں کہنا چاہئے۔ مزید براں ان فارموں پر کوئی حلف نامہ درج نہیں۔ سرکاری اداروں کے فارموں میں جیسا حلف نامہ درج ہے ویسا ہی حلف نامہ نیم سرکاری اداروں کے فارموں پر بھی ہونا چاہئے

اب ظاہر ہے کہ ایسے حلف نامہ پر دستخط کئے بغیر کسی کا دعویٰ مسلمانی ہمارے موجودہ حالات میں معتبر نہیں کیونکہ قادیانی حضرات تو اپنے آپ کو "مسلمان" سمجھتے ہیں۔ بلکہ اُلٹا وہ مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ دوسرا ستم یہ ہے کہ اس نام نہاد سروے میں ملازمین کو یہ بھی نہیں کہا گیا کہ وہ اپنے پر کردہ فارموں پر بطور تصدیق دستخط بھی کر دیں نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے گا اور اس کے دستخط بھی اس نام نہاد سروے فارم پر نہ ہوں گے اور بالآخر حکومت اس "سروے" کے نتیجہ میں اعلان کرے گی کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں حکومت میں مرزائی یا تو ہیں نہیں یا آٹے میں نمک کے برابر۔

لہٰذا حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اس معاملہ کی چھان بین کی جائے۔ قادیانیوں کے بارے میں سروے کے نتائج کو مزید تاخیر کے بغیر منظر عام پر لایا جائے اور کلیدی ملازمتوں سے قادیانیوں کی علیحدگی کے مسئلہ کو مزید التوا میں نہ ڈالا جائے اور سرکاری ملازمتوں میں ان کا حصہ عددی قوت سے زائد نہ ہو۔ اگر صدر مملکت مسلمانوں کے اندر موجود اس دیرینہ مطالبے کو پذیرائی بخشیں تو نفاذ اسلام کی راہ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ دور ہو سکتی ہے۔

۸۔ سگریٹ نوشی کو دفاتر اور اشتہارات میں بند کرنے کی ضرورت اور تمباکو کی کاشت پر پابندی لگانے کی تجویز

ہمارے ملک میں تمباکو نوشی میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال تشویشناک ہے اس لئے ضروری ہے کہ تمباکو نوشی ترک کرنے کی بعض اہم وجوہات کی طرف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی جائے جو کہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ جسمانی نقصانات (صحت کو خطرہ) تمباکو نوشی سے مختلف امراض جنم لیتے ہیں مثلاً سرطان، خون کی کمی، قوت مردمی میں کمی، دانت اور مسوڑھوں کے امراض، گلے اور چھاتی کی بیماریاں، اور نظام ہضم کی خرابیاں وغیرہ۔ ماہرین کے اندازہ کے مطابق ہر سال دس لاکھ انسان سگریٹ نوشی کی وجہ سے لقمہ اجل ہوتے ہیں۔

۲۔ مالی نقصانات (روپے کا ضیاع) جو رقم تمباکو نوشی پر خرچ ہوتی ہے وہ اگر بال بچوں کی تعلیم و تربیت پر صرف ہو تو کہیں بہتر ہے۔ بسا اوقات عادی لوگ بچوں کا پیٹ کاٹ کر اپنا نشہ پورا کرتے ہیں۔

اگر اندازہ لگا لیا جائے کہ ایک سال میں ایک فرد کی تمباکو نوشی پر

خرچ ہوتا ہے اور جب سے وہ اس عادت میں مبتلا ہے تو دولت کے ضیاع کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فضول خرچ کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ کتنی سخت وعید ہے!

۳۔ روحانی نقصان: گو ہندو پاکستان کے فقہاء تمباکو نوشی کو مکروہ تحریمی گردانتے ہیں۔ مگر آخر عرب فقہاء علمائے کرام کے ہاں یہ ناجائز ہے۔ تمباکو نوشی والے کو عبادات میں یکسوئی حاصل نہیں ہو سکتی۔ خاص کر رمضان المبارک کے روزے اس پر بہت گراں ہوتے ہیں اور پھر ہر وقت منہ سے بدبو آتی رہتی ہے۔ جس کو حضورؐ نے بہت ناپسند فرمایا ہے اور حتیٰ کہ کچے پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے تاکہ بدبو کی وجہ سے دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل نہ پڑے۔

ان عظیم نقصانات کے تحت حکومت کو حسب ذیل سفارشات برائے غور و ضروری کارروائی کی جاتی ہیں:

۱۔ سرکاری دفاتر اور تعلیمی اداروں میں سگریٹ نوشی پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ اس سے سگریٹ نوشی کی حوصلہ شکنی (Discouragement) ہوگی بلکہ یہ مثال غیر سرکاری اداروں کے لئے مشعل راہ ہوگی۔

۲۔ سرکاری مہمانوں وغیرہ کو سگریٹ کیس ایش ٹرے اور سگریٹ لائٹر بطور تحفہ نہ پیش کئے جائیں۔

۳۔ تمباکو نوشی کرنے والے بالعموم بعد میں دوسری منشیات مثلاً ہیروئن وغیرہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے افیون چرس وغیرہ کا استعمال ملک میں پہلے سے کہیں زیادہ ہو رہا ہے اور اس مہلک وبا سے ساری مغربی دنیا چیخ اٹھی ہے۔ اس لئے تمباکو نوشی پر پابندی سے منشیات کے استعمال میں بھی کمی آئے گی۔

۴۔ پبلک ٹرانسپورٹ میں تمباکو نوشی کی قواعد کے ذریعہ ممانعت ہے مگر عملاً اس کی خلاف ورزی کی جاتی ہے اسے سختی سے نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔

۵۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر سگریٹوں کے مختلف برانڈوں کے اشتہارات ممنوع قرار دے جائیں. کیونکہ جس انداز یہ اشتہارات دئے جا رہے ہیں اس سے نوجوان نسل کے اندر سگریٹ نوشی کو بطور فیشن کے اپنانے کی زبردست ترغیب ہوتی ہے۔

۶۔ حکومت تمباکو کی کاشت پر پابندی لگائے اور زیادہ سے زیادہ رقبہ اناج کی پیداوار کے لئے وقف کرے۔ تاکہ ملک سے اشیائے خوردنی کی قلت ختم ہو اور ضروریات زندگی لوگوں کو سستے داموں مہیا ہو سکیں۔

اسلام میں صرف دو ہی گروہ ہیں حزب اللہ اور حزب الشیطان۔ تمباکو نوشی سمیت منشیات کے استعمال سے انسان حزب اللہ سے نکل کر حزب الشیطان میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس لئے حکومت تمباکو نوشی کے انسداد کے لئے قانون وضع کر کے اسے قابل تعزیر جرم قرار دے سکتی ہے کہ حدیث نبوی ہے:

"ہر نشہ لانے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔ (مسلم) تاکہ لوگ اس قبیح عادت کو چھوڑ کر صحت و تندرستی حاصل کر کے ملک و ملت کے قیمتی سرمایہ کو تلف ہونے سے بچائیں اور اپنی آخرت کی زندگی کو سنوارنے کی فکر کریں۔

۹۔ مکمل امتناع شراب کا قانون نافذ کیا جائے

سابقہ حکومت کے دور میں شراب اور گھوڑوں کی دوڑ کی آڑ میں جوا بازی پر پابندی لگی تھی لیکن موجودہ حکمران جو اسلام کا بار بار نام لیتے تھکتے نہیں ان کے عہد حکومت میں اس پابندی کا خاتمہ حیرت انگیز اور افسوسناک ہے انہوں نے سیاحت کی ترقی کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ملک بھر کے ہوٹلوں میں غیر ملکیوں کے لئے شراب پینے کی پابندی ختم کر دی گئی تاکہ قومی سیاحت و ثقافت کو فروغ ملے.

موجودہ حکومت روز اول سے ہی دو عملی اور دو ذہنی کی پالیسی پر گامزن ہے جس نے اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ حکومت نے جو سیاحوں اور غیر مسلموں کے لئے شراب کی فروخت کی اجازت دے رکھی ہے اس سے نام نہاد مسلمان فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

پاکستان کی ایک مسیحی تنظیم کے سروے کے مطابق اقلیتوں کے نام پر حاصل کی گئی ساٹھ (۶۰) فیصد شراب مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ ملک میں شراب کے استعمال میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے سرکاری ذرائع کے مطابق پچھلے مالی سال ۸۳-۱۹۸۲ء میں ایک کروڑ بارہ لاکھ کی شراب درآمد کی گئی جبکہ سابقہ سال میں اس سے کہیں کم تھی جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ شراب کے استعمال اور استعمال کرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

حکومت نے اقلیتوں کے لئے شراب کی فروخت کے لئے جو لائسنس دے رکھے ہیں اس کی آڑ میں شراب کا کاروبار کھلے عام کیا جا رہا ہے۔ اور مسلمان بھی بڑی آسانی سے شراب حاصل کر لیتے ہیں۔ حالانکہ پاکستان میں بسنے والی کسی بھی اقلیت کے مذہب میں شراب حلال نہیں۔ اور اقلیتی فرقے اور رہنما بھی متعدد بار مطالبہ کر چکے ہیں کہ ملک میں مکمل امتناع شراب کے قوانین نافذ کئے جائیں لیکن بیوروکریسی میں موجود بعض عیاش فطرت اور شرابی افسران مکمل امتناع شراب کے سلسلے میں رکاوٹ ڈال دیتے ہیں۔

شراب اور دیگر منشیات جس تیزی سے نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہیں، وہ انتہائی تشویشناک ہے۔ ہوٹلوں اور دیگر جگہوں پر شراب اور دیگر منشیات عام مل جاتی ہیں۔ بعض لادین سرکاری عناصر کی سرپرستی کی وجہ سے منشیات، قمار بازی اور فحاشی کے اڈے بغیر کسی روک ٹوک کے چل رہے ہیں۔ اگر حکومت نفاذ اسلام میں مخلص ہے تو اسے بدی کی قوتوں کو کچلنے کے سلسلے میں کسی مصلحت یا اندیشہ کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ اور بلا مزید تاخیر شراب پر مکمل پابندی عائد کر کے ملک میں موجود تمام ذخائر تباہ کئے جائیں۔ جیسا کہ حال ہی میں سوڈان اور کویت نے۔ جہاں علی الترتیب شراب کے ذخائر کو دریائے نیل اور ریگستان میں بہا کر مدینہ نبوی کی روایت کو زندہ کیا ہے۔

بقیہ : عورتوں کا صفحہ

دن سے لے کر دس دن رات جو خون آیا وہ حیض ہے اور دس دن کے بعد والا استحاضہ ہے۔

۷۔ کسی عورت کو ہر مہینہ چار دن حیض آتا تھا۔ اتفاق سے ایک مہینہ میں پانچ دن آ گیا اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن تو ان پندرہ دن میں پانچ دن حیض کے شمار کئے جائیں گے اور دس دن استحاضہ کے، اور چار دن والی عادت کا اعتبار نہ کیا جائے گا اور یہ سمجھا جائے گا کہ عادت بدل گئی۔ (باقی آئندہ)

بقیہ : حدیث نبوی

اور ساتویں اور آخری بات ہمارے امام وقائد، انبیاء و معصومین کے خاتم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتائی کہ شریف، نیک نفس، پاکباز اور پاک طینت عورتوں پر تہمت لگانا ـــــ یہ جرم بے حد سنگین اور اخلاقی بے راہ روی کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔ اخلاقی رکاوٹ کے نقطہ نظر سے اس سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں اور قرآن ایسے لوگوں کے لئے نہ صرف ۸۰ درّے سزا کے طور پر تجویز کرتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کو ہمیشہ کے لئے فاسق اور مردود الشہادت قرار دیتا ہے۔

محترم سامعین اللہ تعالیٰ کے کروڑوں درود و سلام ہوں ہمارے محسن امام وقائد پر، جس نے ایک ایک چیز کھول کر ارشاد فرمائی۔ رب العزت اپنے کرم بے پایاں سے اپنے محبوب نبی کے توسط و طفیل سے ہمیں ان سات چیزوں ہی نہیں بلکہ ہر اس جرم سے بچائیں جو باعث ذلت و خواری اور ہلاکت کا ذریعہ ہو اور ہمیں قرآن و سنت کی ہدایات پر عمل کی توفیق دے۔

> آیت کریمہ کی وجہ سے چونکہ حضرت مدظلہ بیان نہیں فرماتے اس لئے اس شمارے میں مجلس ذکر شامل نہیں۔

استقبالِ رمضان المبارک

ـــــ انتظار حسین اسعد قادری ـــــ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارک کی مقدس و مسعود گھڑیاں عنقریب آنے والی ہیں۔ ہجری سال کا یہ نواں مہینہ جو رمضان کے نام سے معروف ہے۔ اس کی خصوصیات اور خوبیاں ایک حقیقت ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شہر اللہ یعنی اللہ کا مہینہ قرار دیا۔ سب مہینے اللہ کے ہی ہیں وہ ہی سب کا پیدا کرنے والا ہے لیکن اس مہینے کی عظیم تر خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے یہ بات کہی گئی۔ کہ یہ اللہ کا مہینہ ہے۔ روزہ جیسی عظیم عبادت اس مہینہ سے متعلق ہے۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ان میں سے ایک روزہ ہے۔ اس کی فرضیت کا قرآن عزیز میں واضح حکم ہے۔

دوسری اس مہینہ کی خصوصیت اور بڑی عظیم خصوصیت قرآن حکیم کا اس میں نزول ہے۔ جیسا کہ خود قرآن نے کہا۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔ اس مہینہ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے آخری عشرہ میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے اس کا ذکر مستقلاً قرآن کی ایک سورت قدر کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت و رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور بڑے بڑے سرکش شیاطین بند کر دیئے جاتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے سارا سال جنّت کو آراستہ کیا جاتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب رمضان شروع ہو جاتا ہے تو جنّت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

ایک حدیث کے مطابق فرمایا گیا کہ روزہ ڈھال ہے۔ اور ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ خالص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔

احادیث میں اتنا مواد ہے جس کا احاطہ مشکل ہے۔ سچ یہ ہے کہ یہ عبادت و بندگی کا سیزن ہے۔ جس کی ہر رات شب برات و شب قدر کی طرح ہے تو ہر دن عید کا دن ہوتا ہے روزہ دار کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا وہ دن بھر روزے کی تلخی کمال صبر و استقامت سے برداشت کرتا ہے تو افطاری کے وقت اس کی دعا قبول ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نوافل کی ادائیگی اس مہینہ میں فرائض کے برابر ثواب کی سعادت سے ہمکنار کرتی ہے تو فرائض کا سلسلہ ستّر گنا تک بڑھ جاتا ہے ان فضائل کے ساتھ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خبردار بعض روزہ دار ایسے ہوتے ہیں کہ بھوک و پیاس کے سوا کوئی چیز انہیں نصیب نہیں ہوتی اور بعض شب بیدار تراویح پڑھنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ رات آنکھوں میں کاٹی باقی پلّے کچھ نہ پڑا اور محروم کے محروم رہے یہ وعید اُن لوگوں کے لئے ہے جو روزہ دار تراویح کے ظاہری ڈھانچہ کا اہتمام کرتے ہیں اس کی روح سے غافل رہتے ہیں۔ صبح سنّت سمجھ کر سحری

کھائی، فجر کی نماز نہ پڑھی۔ سو گئے، سارا دن غیبت، بدزبانی، چغلی کا شکار، پھر شام کو افطاری کا چکر اور نماز غائب۔ وہ روزہ کیا رنگ لائے گا۔ یہ پرلے درجے کی بدقسمتی ہے۔ اہل اللہ اور اکابر اسلاف نے رمضان میں محنتیں کیں ان سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت گنگوہی رح کے یہاں گیارہ مہینہ تک مجلس کے دو وقت ہوتے تھے ایک صبح کو ۹ بجے خواص کی، دوسری عصر سے مغرب تک عوام کی۔ مگر ۲۹ رشعبان کو یہ کہہ کر مصافحہ کر لیتے تھے کہ بھائی اب ایک مہینہ کو چھٹی، ماہ مبارک کو بھی آدمی باتوں میں ضائع کر دے تو اس سے زیادہ ظلم کیا ہوگا۔

حضرت گنگوہی رح کی ریاضت و مجاہدہ کی یہ حالت تھی، کہ دیکھنے والوں کو رحم آتا اور ترس کھاتے تھے۔ چنانچہ اس پیرانہ سالی میں جب کہ آپ ستر سال کی عمر سے متجاوز ہو گئے تھے۔ کثرتِ عبادت کا یہ عالم تھا کہ دن بھر کا روزہ اور بعد مغرب ۶ کی جگہ ۲۰ رکعات صلوٰۃ الاوابین پڑھا کرتے تھے جس میں تخمیناً ۲ پارے قرآن مجید سے کم تلاوت نہ ہوتی تھی پھر اس کے ساتھ رکوع اور سجدہ اتنا طویل کہ دیکھنے والوں کو سہو کا گمان ہو۔ نماز سے فارغ ہو کر مکان تک آنے جانے اور کھانا کھانے کے مکان پر ٹھہرنے میں کئی پارے تلاوت کر لیا کرتے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد نماز عشاء اور تراویح میں جس میں سوا گھنٹہ سے کم خرچ نہیں ہوتا تھا۔ تراویح سے فارغ ہو کر ساڑھے دس گیارہ بجے آرام فرماتے اور دو اڑھائی بجے اٹھ کھڑے ہوتے تھے بلکہ بعض دفعہ خدام نے ایک ہی بجے آپ کو وضو کرتے پایا۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے متعلق حکیم الامت رح نے کہ حاجی صاحب نے فرمایا کہ تمہاری تعلیم کے واسطے کہتا ہوں کہ یہ فقیر عالم شباب میں اکثر راتوں کو نہیں سویا۔ خصوصاً رمضان شریف میں بعد مغرب دو لڑکے نابالغ حافظ یوسف ولد حافظ ضامن صاحب اور حافظ احمد حسین میرا بھتیجا سوا سوا پارہ عشاء تک سناتے تھے بعد عشاء دو حافظ اور سناتے تھے اس کے بعد ایک حافظ نصف شب تک، اس کے بعد تہجد کی نماز میں دو حافظ۔ غرضیکہ تمام رات اسی میں گذر جاتی ہے۔ بہرحال اللہ سے جن کا تعلق صحیح ہوتا ہے ان کی آتش عشق اسی ماہ میں بطور خاص بھڑک اٹھتی ہے رات رات مصلّی پر اور سارا دن تلاوت و تسبیح میں۔ سوتے ہیں تو برائے نام، کھاتے ہیں تو برائے نام۔ رات بھر سونا اور صبح و شام اتنا پیٹ بھر کر کھا لینا کہ سانس کی جگہ نہ رہے روزہ کے حقیقی فوائد سے محروم کر دیتا ہے۔

شعبان کی آخری تاریخ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا۔ اس کا تفصیلی ذکر انشاء اللہ اس کے بعد آنے والے پرچے میں ہوگا وہ رمضان کے فوائد و برکات کا حسین خزانہ ہے۔ لیکن یہ بات ایک بار پھر بطور خاص پلّے باندھ لیں کہ خلوص اور دیانت اور تمام اعضاء و جوارح کو اللہ کی مرضی کے مطابق گذار کر ہی کسی عبادت و نیکی کا حقیقی ثمرہ حاصل ہو سکتا ہے۔ رمضان کا استقبال ایسے حال میں کریں کہ ہمارا دل اپنے پیدا کرنے والے کی یاد سے پُر ہو، دل و دماغ کا ہر گوشہ اللہ کی طلب و رضا سے اٹا ہوا ہو۔ جب دل تجلی الٰہی کا مرکز ہوگا۔ اور زبان اس کی یاد سے تر ہو گی تو غیبت، چغلی، جھوٹ مکر و فریب سے انسان محفوظ ہو جائیگا پھر روزہ ان رفعتوں کا باعث بنے گا کہ ملائکہ سلام کرنے آئیں گے۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاک کے طفیل رمضان کے بہتر استقبال اور اس کی عبادت کے حق سے احسن طریقہ سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

محمد سعید الرحمٰن علوی

نشر یہ ریڈیو پاکستان، لاہور
۲۲ رمئی ۱۹۸۴ء

حدیث نبوی ؐ، سات ہلاک کرنے والی چیزیں

بعد از خطبہ مسنونہ ـــ محترم سامعین حضور نبی مکرم رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جسے حضرت الامام بخاری اور حضرت الامام مسلم قدس سرہما نے نقل کیا، اس میں آپ نے اپنی امّت کو سات ایسی چیزوں سے بچنے کی تلقین فرمائی جو انسان کے لئے باعثِ ہلاکت ہیں۔ حدیث میں انہیں 'موبقات' کہا گیا ہے جس کا ترجمہ یہی ہے یعنی ہلاک کرنے والی۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان جو انسانیت کے جیتے جاگتے اور مثالی نمونے تھے اور جنہیں رضائے الٰہی کے حصول اور اللہ تعالےٰ کے عذاب سے بچنے کا ہر وقت خیال دامن گیر رہتا تھا، انہوں نے فوری طور پر سوال کیا کہ اے ہمارے امام و قائد، وہ چیزیں کیا ہیں جو انسانیت کے لئے باعث ہلاکت و تباہی ہیں؟ خدارا ان سے ہمیں جلدی آگاہ فرمائیں تاکہ ہم اپنا جائزہ لے سکیں۔

رسول مکرم علیہ السلام نے بالترتیب وہ چیزیں ذکر فرما دیں جن کا اس وقت کسی قدر اختصار کے ساتھ بیان مقصود ہے۔

پہلی چیز آپ نے ارشاد فرمائی "اللہ کے ساتھ شرک کرنا" شرک قرآن کے الفاظ میں ظلم عظیم ہے اور ایسا گناہ جو کبھی معاف نہ ہوگا۔ ہزاروں انبیاء علیہم السلام اسی گناہ سے بچانے کی غرض سے تگ و دو کرتے رہے اور اس راہ میں صبر آزما تکالیف برداشت کرتے رہے۔

شرک نام ہے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی نوع سے کسی کو شریک کرنے کا، مثلاً کوئی اللہ کی اولاد ماننا شروع کر دے اس کو مختلف اجزاء میں سے ایک جزو کہنا، عزت، روزی، اولاد، علم و شرافت، اختیارات، ہر جگہ کی موجودگی وغیرہ سبھی باتیں اللہ تعالےٰ کے ساتھ مختص ہیں اور ان میں دراڑ پڑ جائے تو یہ شرک ہے اور جیسا کہ عرض کیا ناقابل معافی گناہ ـــ کیونکہ غیرت ربانی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ بقول حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ جب ایک عورت عارضی اور عطائی حسن کے باوصف اپنا شریک و سوکن گوارا نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ جو خالقِ حسن ہیں اور جن کا حسن ذاتی ہے وہ کیسے یہ برداشت کریں گے ـــ پھر اس ضمن میں حضرت یوسف علیہ السلام کی وہ بات نہایت عجیب ہے جو انہوں نے زندانِ مصر میں رفقاء جیل سے کہی۔ ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار۔

ارباب متفرقہ اور کئی ایک خدا اچھے ہیں یا ایک زبردست قوت والا معبود و الٰہ حقیقی، جس کے آستانہ سے ہر ضرورت پوری ہو جائے اور مل جائے۔ یاد رکھیں عقیدہ توحید اسلام کی وہ بنیاد ہے جس کی ذرا سی دراڑ اور کجی پوری عمارت کی بربادی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

دوسری بات فرمائی جادو کرنا، کیونکہ اس سے مقصد دوسروں کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے، یہ نرا پرا شیطانی کام ہے، جس کے ذریعہ دوسروں کو اجاڑنا مقصود ہوتا ہے جو لوگ جادو ٹونے کا کام کرتے ہیں اسلامی معاشرہ سے ان کا کسی قسم کا کوئی تعلق، قرآن کی تصریح کے مطابق وہ شیطانی برادری کا حصہ ہیں، شیطان کے فیض و صحبت یافتہ ہیں، اور محمد عربی علیہ السلام کے منکر، اور جو لوگ ایسے بداندیش لوگوں کے پاس جائیں اور انہیں بیش قیمت فیسیں اور نذرانے دے کر کسی ایسی بات کے متمنی ہوں وہ حدیث نبوی کے

بقول محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دشمن شمار ہوتے ہیں اور جو آقا و سرکار دشمن ہے اس کا سیدھا سادا ٹھکانہ جہنم ہے۔

تیسری بات کسی ناحق جان کا قتل کرنا ہے کیونکہ قرآن کے الفاظ ہیں ایک انسانی جان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے ہاں وہ شخص جسے کسی جان کے قتل کے عوض میں قتل کیا جائے وہ درست ہے۔ درست ہی نہیں اسلامی سوسائٹی کے لئے لازمی اور ضروری ہے اور قرآن کے ارشاد کے مطابق اس رسمِ قصاص میں پوری انسانیت کے لئے زندگی کا سامان ہے ولکم فی القصاص حیاۃ۔

دو جرم اور ایسے ہیں جن کے مجرم کو قتل کرنا ضروری ہے اور وہ دونوں ہی قرآن و حدیث سے ثابت ہیں ایک اسلام کے باغیانہ انحراف و ارتداد اختیار کرنے والے کو دوسرے اس بدکار کو جو شادی شدہ ہے ـــــ ان جرائم کے علاوہ جس بے دردی سے ہمارے یہاں انسانیت کا خون ہوتا ہے اس کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ قرآن نے قصداً کسی مسلمان کے قتل کو ابدی جہنم کا ذریعہ بنایا اور حضور علیہ السلام نے جہاں مسلمان کو گالی گلوچ کو فسق بنایا وہاں قتل کو کفر سے تعبیر کیا۔

چوتھی بات سود تھا جو یہود کا قومی جرم تھا جس کا ایک درہم اپنی حقیقی والدہ کے ساتھ منہ کالا کرنے سے زیادہ سنگین جرم ہے۔ جس کے مرتکب کو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی دعوت دی گئی اور بتایا گیا کہ ایسا شخص چہرہ کی رونق سے محروم ہو کر رہ جاتا ہے، اس کا دل قساوت کا شکار ہو جاتا ہے اور خونخوار بھیڑیا بن کر رہ جاتا ہے ـــــ سود کی یہ سنگینی ایک مسلّم حقیقت ہے چاہے وہ مہاجنی شکل میں ہو یا ان نام نہاد مہذب و ترقی یافتہ شکلوں میں جو آج ہمارے معاشرہ میں مروج و رائج ہیں۔ اقبال نے انہیں "فکرِ چالاک یہود" سے تشبیہ دی، اس مصیبت سے نظامِ زر اختلال پذیر ہوتا ہے طبقاتی کشمکش پیدا ہو جاتی ہے دولت کی گردش جس کا قرآن نے حکم دیا پھر گھر کر ایک مخصوص طبقہ میں مرتکز ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور یہ طبقہ محل سراؤں میں بیٹھ کر انسانیت کا قاتل، خونخوار درندہ اور وحشی بن جاتا ہے۔ اخلاقی قدروں سے منہ موڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی ہر ہدایت سے باغی ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر میں دولت ہی سب کچھ ہوتی ہے اور وہ اس کے لئے اندھا بہرا بن جاتا ہے۔

پانچویں بات جو وجہ ہلاکت ہے وہ ہے یتیم کا مال کھانا ـــــ جسے قرآن نے جہنم کی آگ پیٹ میں بھرنے سے تشبیہ دی۔ یتیم وہ دکھی انسان ہے جو اپنے بچپن میں شفقت پدری سے محروم ہو گیا اور بظاہر عاجزی اور بے چارگی کا شکار ہو گیا وہ معاشرہ کے رحم و کرم کا محتاج ہے، معاشرہ کا فرض ہے کہ اس کے سر پر دست شفقت رکھے نہ کہ اس کی متاع اور پونجی کو لٹا دے۔ اللہ کے آخری معصوم نبی نے یتیم کی کفالت کرنے والوں کو جنت میں اپنے ساتھ ہونے کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ جو شخص جذبۂ ترحم سے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے جتنے بال ہاتھ تلے آئیں گے ان میں سے ایک ایک کے مطابق نیکیاں نصیب ہوں گی۔ علماء نے دل کی قساوت و سختی کا علاج یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا قرار دیا۔ قرآن نے یتیم کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنے سے روکا اور اس معاملہ میں اصلاح اور بھلائی کا حکم دے۔

چھٹی بات لڑائی کے روز پیٹھ پھیر کر بھاگنا ہے ـــــ وہ لڑائی جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے لڑی جائے جس میں کوئی منفی جذبہ نہ ہو۔ کنبہ، قبیلہ، برادری، قوم و وطن کی سربلندی کے جاہلی تعصبات سامنے نہ ہوں بلکہ نام الٰہی کی بلندی کا مقصدِ وحید سامنے ہو اس لڑائی کا مارا جانے والا شہید کہلاتا ہے جسے مردہ کہنے کی ممانعت ہے تو کامیاب ہونے والا غازی اور مجاہد شمار ہوتا ہے ـــــ لیکن اس میدانِ مقدس سے گھبرا کر اور پریشان ہو کر پیٹھ پھیرنا وہ سنگین جرم ہے جس کی سزا خسران و ذلت اور جہنم ہے۔

(باقی ۱۴ پر)

نوجوانوں سے خطاب

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لودھیانوی مرحوم

اٹھو کشورِ صدق کے تاجدارو
نظامِ شریعت کے تابندہ تارو
زمانہ کو جوشِ عمل سے اُبھارو
نکھارو۔ رُخِ زندگی کو نکھارو

اٹھو نوجوانو۔ اٹھو نوجوانو
بدل دو نظامِ زمانہ بدل دو

یہ سازِ کہن، یہ ترانہ بدل دو
یہ قصّہ بدل دو، فسانہ بدل دو
یہ رسم و رہِ کافرانہ بدل دو
یہ تخت اور تاجِ شاہانہ بدل دو

اُٹھو نوجوانو۔ اُٹھو۔ نوجوانو
بدل دو نظامِ زمانہ بدل دو

بہاروں کی خاطر شراروں سے کھیلو
گلُوں کے لئے خارزاروں سے کھیلو
بھنور میں بڑھو۔ تیز دھاروں سے کھیلو
فلک پر اُڑو۔ چاند تاروں سے کھیلو

اٹھو نوجوانو۔ اٹھو نوجوانو
بدل دو نظامِ زمانہ بدل دو

ہے مظلوم دُنیا جو گھبرا رہی ہے
ہر اک در سے اب یہ ندا آرہی ہے
گھٹا ظلم کی ہر طرف چھا رہی ہے
وہ بدلی کفر کی بھی مُنڈلا رہی ہے

اٹھو نوجوانو۔ اٹھو نوجوانو
بدل دو نظامِ زمانہ بدل دو

وہ صدیقِ اکبرؓ کا عزم نبیؐ ہو
وہ فاروقِ اعظمؓ کا جذب ولی ہو
وہ نادِ حیا مثلِ عثمان غنیؓ ہو
وہ کرّار حیدرؓ کا عزمِ جلی ہو

اٹھو نوجوانو، اٹھو نوجوانو
بدل دو نظامِ زمانہ بدل دو

فکر کو بدل دو۔ نظر کو بدل دو
مکیں کو بدل دو۔ مکاں کو بدل دو
زمیں کو بدل دو۔ زماں کو بدل دو
فضا کو بدل دو۔ سماں کو بدل دو

اٹھو نوجوانو، اٹھو نوجوانو
بدل دو نظامِ زمانہ بدل دو

عورتوں کا صفحہ

عورتوں کے ضروری مسائل

اسعد قادری

حیض کے متعلق قرآن پاک میں ہے:-

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ
تا ..... وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

ترجمہ: اور لوگ آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں۔ آپؐ فرما دیجئے۔ کہ وہ گندی چیز ہے سو تم لوگ حیض کے وقت عورتوں سے علیٰحدہ رہا کرو جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں تو ان کے پاس آؤ جاؤ جس جگہ سے تم کو اللہ تعالےٰ نے اجازت دی ہے۔ بے شک اللہ کو پسند آتے ہیں گندگی سے بچنے والے۔ (پ ۲ - ع ۱۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (حیض) ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے آدمؑ کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ حیض والی عورت سے مجامعت شرعاً حرام ہے، اور اطباء نے اس حالت میں مجامعت کرنے کو بہت سے امراض کا سبب بتلایا ہے۔

حیض، استحاضہ، نفاس کی پہچان

بہت سی عورتیں، حیض، استحاضہ، نفاس ان تینوں میں فرق نہیں جانتی۔ بعض عورتیں حیض و استحاضہ دونوں کو ایک سمجھ بیٹھتی ہیں اور اس مغالطہ کی وجہ سے نماز چھوڑ دیتی ہیں۔ اس لئے ان تینوں کا فرق سمجھ لینا ضروری ہے تاکہ مغالطہ میں نماز چھوڑ دینے کا گناہ سر پر نہ ہو۔

[حیض:] اس خون کو کہتے ہیں جو ہر مہینہ پیشاب کی راہ سے آئے۔ حیض کی حالت میں عورت پر نماز روزہ معاف ہے لیکن پاک ہونے کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ضروری اور واجب ہے۔ یہ خیال اس عبارت سے دل میں آسکتا ہے کہ جب نماز کی قضا نہیں تو روزوں کی قضا کیوں ہے؟ تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ نمازیں تو سال میں بہت سی قضا ہو جاتی ہیں۔ اور روزے ایک سال میں چند ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز

کے مقابلہ میں ان کی قضا آسا[ن]
ہے۔ پھر یہ بھی بات ہے ک[ہ]
عورت کو ایک وقتی دوسر[ی]
قضا دو نمازیں پڑھنی پڑتیں ج[ن]
کا ادا کرنا عورت پر دشوار ا[ور]
شاق ہوتا۔ اس لئے شریعت [نے]
روزوں کی قضا کا حکم دیا۔

استحاضہ: یہ بیما[ری]
ہوتی ہے جس کی وجہ سے خو[ن]
آنے لگتا ہے اس خون کا ح[کم]
نکسیر کے خون کی طرح ہے۔
استحاضہ کی حالت میں نماز، [روزہ]
معاف نہیں اور اسی حالت [میں]
نماز پڑھتے رہنا چاہئے۔ ا[یسی]
عورت سے استحاضہ کے ا[یام میں]
صحبت کرنا بھی جائز ہے۔

نفاس: وہ خون [جو]
جو عورت کے بچہ پیدا ہو[نے]
کے بعد آتا ہے نفاس کی حا[لت]
میں عورت پر حیض کی طر[ح نماز]
پڑھنا، روزہ رکھنا، تلاوت [قرآن]
کرنا سب منع ہے۔

حیض کے بارہ میں اطبا کی را[ئے]

حیض وہ خون ہے ج[و عورت]

کی حالت صحت میں ماہ بہ ماہ خارج ہوتا ہے۔ خون کا رنگ سرخ یا سرخی مائل ہوتا ہے جو منجمد (جما ہوا) نہیں ہوتا اور رحم و اندام نہانی کی دیگر رطوبات ملنے سے اس میں تغیر اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ حیض آنا لڑکیوں میں بلوغ کی علامت قرار پایا۔ ایام حمل میں خون حیض جنین (بچہ) کی غذا اور ساخت لحم و شحم میں کام آتا ہے۔ جو خون زائد ہو وہ بعد وضع حمل بطور نفاس خارج ہو جاتا ہے۔

حیض کی مدّت

حیض کے ایام کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن سمجھی جاتی ہے اس سے کمی زیادتی خرابی صحت کی دلیل ہے بالعموم ۴۰ - ۵۰ برس کی عمر تک حیض آتا رہتا ہے اور شاذ و نادر ۵۰ یا ۶۰ برس کی عمر تک۔ (مصباح الحکمت بحوالہ انوار الباری)

زمانہ حیض میں ضروری ہدایات

یاد رکھئے حیض کا آنا عورت کی تندرستی اور خوش قسمتی کی دلیل ہے کیونکہ اس کے فتور سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس زمانہ میں مجامعت سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے ورنہ خون زیادہ آنے لگے گا جو ایک خطرناک مرض بن جائیگا۔ اسلام نے اس حالت میں مجامعت کو سخت ممنوع اور حرام قرار دیا ہے۔ ۲- بحالت حیض ٹھنڈی اور سرد چیزوں کے استعمال سے احتراز ضروری ہے حتیٰ کہ سرد پانی سے ہاتھ منہ بھی نہ دھونا چاہئے۔ شربت، چھاچھ، دہی، برف اور سرد و ترش پھلوں سے پرہیز ضروری ہے ۳- اس زمانہ میں قبض کا ہونا بھی بہت مضر ہے نیز جسمانی صفائی کا خیال نہایت ضروری ہے، کپڑے بھی صاف عمدہ استعمال کئے جائیں۔ (۴) اچھلنا، کودنا، دوڑنا، زینہ پر جلدی جلدی چڑھنا، رنج و غم، غصہ وغیرہ بھی فتور حیض کا باعث ہوتے ہیں۔ ۵- ایام حیض میں غسل کرنا بھی مضر ہے۔ اور جس طرح سرد غذائیں ممنوع ہیں زیادہ گرم اور محرک و تیز غذائیں بھی قابل احتراز ہیں۔ مثلاً گوشت، چائے، تیز و گرم مسالے۔ لہٰذا غذا معتدل گرم تر اور سریع الہضم ہونی چاہئے۔

حیض کے مسائل

حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے۔ کسی کو اگر تین دن سے کم خون آئے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ ایسے ہی دس دن سے زائد اگر خون آئے تو وہ بھی استحاضہ ہے۔

۲- خون آتے ہوئے ابھی تین دن ہوئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں اور خون بند ہوگیا تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

۳- حیض کے زمانہ میں سرخ، زرد، سبز، خاکی، سیاہ جس رنگ کا خون آئے۔ وہ سب حیض ہے جب تک گدی سپید نہ دکھائی دے اور جب بالکل سپید رہے یعنی خون کا داغ تک نہ آئے تو حیض سے پاک ہو گی۔ اب غسل کرکے نماز پڑھنی شروع کر دے۔

۴- نو سال کی عمر سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا۔ نو برس سے پہلے اگر خون آ جائے تو استحاضہ ہے۔

۵- حمل کے زمانہ میں اگر خون آ جائے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

۶- کسی کو خون آنا شروع ہوا کئی مہینے آتا رہا کسی طرح بند نہیں ہوا تو خون آنے کے

(باقی ۱۴ پر)

بچوں کا صفحہ

دو بچوں کا مکالمہ رمضان المبارک کی آمد پر

اسعد قادری

شفاعت احمد: بھائی محمد عبداللہ مبارک ہو رمضان المبارک کا مہینہ آ رہا ہے۔

محمد عبداللہ: بھائی شفاعت احمد! ہاں رمضان المبارک کا مہینہ آنے ہی والا ہے آپ کو بھی مبارک ہو

شفاعت احمد: کیا آپ نے رمضان المبارک کی تیاریاں شروع کر دی ہیں؟

محمد عبداللہ: ہاں میں نے تو ابھی سے رمضان المبارک کی تیاری شروع کر دی ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ رمضان نیکیوں کا سیزن ہے۔ اس میں نوافل پڑھنے سے اللہ تعالیٰ فرضوں کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ اور فرض نماز ادا کرنے سے ستر فرضوں کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ اس لئے میں نے پانچ وقت کی نماز ابھی سے شروع کر دی ہے تاکہ رمضان آنے تک نماز کی عادت پڑ جائے اور رمضان شریف میں بغیر کسی سستی کے پانچ وقت کی نماز ادا کر سکوں۔

شفاعت احمد: بھائی جان میں نے تو دو سال سے پانچ وقت کی نماز پڑھنی شروع کر دی تھی اور اب بھی نماز پڑھتا ہوں۔ آپ نے پہلے نماز کیوں نہیں شروع کی۔

محمد عبداللہ: بھائی جان! پہلے میں پابندی کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا تھا سوائے ایک دو وقت کے۔ والد صاحب مجھے کہتے کہ بیٹا! ابھی تم بچے ہو تمہارے لئے نماز ضروری نہیں میں نے کہا ابو! میری عمر اب تیرہ سال ہو چکی ہے میرے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان ہے کہ بچہ سات سال کا ہو جائے اس کو نماز کی تلقین کرو اور جب دس سال کا ہو جائے اس کو مار کر نماز پڑھاؤ۔ تو اس لئے میں نے پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنا شروع کر دی ہے۔

شفاعت احمد: بھائی جان! اس دفعہ تو رمضان المبارک میں گرمی بہت سخت ہو گی تو روزے کیسے رکھو گے؟

محمد عبداللہ: بھائی جان! گرمی کا اتنا بڑا مسئلہ نہیں دل میں انسان اگر ارادہ کرے تو گرمیوں میں روزہ رکھنا مشکل نہیں۔ ہمارے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور صحابہ کرام کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ کہ انہوں نے شدید گرمیوں کے موسم میں جنگ بدر کے موقع پر روزہ رکھ خدا کی توحید کے لئے ہاتھ میں تلوار لے کر کفار کے ساتھ جہاد کیا جبکہ ہمیں گھر میں آرام و سکون کی سہولت حاصل ہے تو پھر کیوں نہیں ہم روزہ رکھ سکتے۔

شفاعت احمد: بھائی جان! نماز تراویح میں جب قاری صاحب خدا کا کلام پڑھتے ہیں تو مجھ پر عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور آپ کی اس وقت کیا حالت ہوتی ہے۔

محمد عبداللہ: بھائی جان! جب قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے اللہ تعالےٰ کی خصوصی رحمت نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالےٰ کی رحمت کے فرشتوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہے

شفاعت احمد: بھائی جان! آپ کا رمضان المبارک میں تراویح پڑھنے کا کیا خیال ہے؟

محمد عبداللہ: بھائی جان! اس دفعہ بھی میں نے ارادہ کیا ہے کہ نماز تراویح مکمل طور پر ادا کروں گا۔

شفاعت احمد: بھائی جان! ویسے افطاری کے وقت بہت مزا آتا ہے جب سامنے طرح طرح کے پھل اور دودھ سوڈا اور نمکین چیزوں میں سموسے اور پکوڑے ہوتے ہیں گھر میں امی ابو اور میرے دوسرے بہن بھائی سب ہی دسترخوان بیٹھے ہوتے ہیں اس وقت افطاری کا ایک ایک منٹ بڑی مشکل کے ساتھ گذرتا ہے کیونکہ کھانے پینے کی چیزیں آنکھوں کے سامنے ہوتی ہیں۔

محمد عبداللہ: بھائی جان! یہ سب باتیں ٹھیک ہیں ہمارے گھر بھی ایسے ہی افطاری کا انتظام ہوتا ہے لیکن افطاری سے قبل کا وقت افطاری کے انتظار میں نہیں گذارنا چاہیئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — کہ افطاری کے وقت انسان جو دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ ہم تو افطاری سے پہلے مل کر دعا کرتے ہیں اور اس کے بعد روزہ افطار کرتے ہیں۔

شفاعت احمد: بھائی جان! مجھے نماز تراویح میں بہت نیند آتی ہے کبھی دائیں طرف کھڑے ہوئے نمازی پر ڈولتا ہوں اور کبھی بائیں طرف۔ کیا آپ کو بھی ایسے نیند آتی ہے؟

محمد عبداللہ: بھائی جان! نہیں مجھے اتنی نیند نہیں آتی۔ آپ تو میرے خیال میں اتنا کھالیتے ہیں کہ سانس لینا بھی مشکل ہو جاتا ہوگا میں تو ہلکی سی افطاری کرتا ہوں اور نماز مغرب کے بعد تھوڑا سا کھانا کھا لیتا ہوں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے نماز میں نیند نہیں آتی اور نہ سستی چھاتی ہے آرام سے نماز ادا کر لیتا ہوں۔

شفاعت احمد: بھائی جان! آپ سحری کس وقت کھاتے ہیں؟

محمد عبداللہ: بھائی جان! میں سحری آخری وقت میں کھاتا ہوں اور یہ ہی حکم ہے۔

شفاعت احمد: بھائی جان! میں تو سحری کھانے فوراً بعد مسجد میں نماز کے وقت تک قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہوں اور پھر نماز ادا کرنے کے بعد کچھ دیر آرام کرتا ہوں پھر امی کے ساتھ کام کاج میں ہاتھ بٹاتا ہوں۔

محمد عبداللہ: بھائی جان! میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں یہ عمل ہمارا بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے اس عمل کو قبول فرماتے اور ہمارے دوسرے بھائیوں کو بھی اسی طرح رمضان گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تلك عشرة كاملة

شرک ایک ظاہر کا ہوتا ہے اور ایک باطن کا۔ ظاہر کا شرک تو بتوں کی پرستش کرنی ہے اور باطن کا شرک مخلوق پر بھروسا کرنا اور ان سے نفع و ضرر کا سمجھنا ہے

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں دفتر میں ضرور بھیجئے —— مدیر

آتش کدہ ایران (سفرنامہ)

از: اختر کاشمیری
قیمت: ۳۵/۰ روپے
ملنے کا پتہ: ندیم بک ہاؤس، پرانی انارکلی لاہور

سرزمین ایران حضور نبی مکرم رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش سے قبل دنیا کی بڑی طاقتوں میں شمار ہوتی۔ یہاں کا حکمران خود سر تھا، مغرور تھا، جفاکیش تھا۔ وہ اور اس کی رعایا آگ کو پوجتی اور ایسی ایسی حرکات کرتی کہ ان کا بیان شرافت کے منافی ہے۔ اللہ کے معصوم نبی نے ۶ھ میں شاہان عالم کے ساتھ اس ملک کے حکمران کو بھی خط لکھا اس نے نشۂ اقتدار میں نامۂ نبویؐ کو پھاڑ ڈالا۔ آسمان سے اس کی سلطنت کا غرور خاک میں ملانے کا فیصلہ ہوا۔ دوسرے خلیفہ راشد سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں یہ سرزمین اسلام کی آغوش میں آ گئی —— لیکن یہاں کے شاہی خاندان اور ان کے گماشتوں کا طرز عمل ایسا تھا جس سے نفاق کی بو آتی تھی۔ ادھر یمن و صنعا اور مدینہ کے یہودیوں اور منافقین کا انہیں تعاون حاصل ہو گیا اور انہوں نے ملی بھگت سے حضرت عمرؓ کو شہید کر دیا۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں فتنہ سامانی کی تا آں کہ اپنے ممدوح (جنہیں وہ اپنا ممدوح کہتے حالانکہ فی الحقیقت اُن سے ان کا تعلق نہ تھا) یعنی سیدنا علیؓ کو شہید کر کے کچھ عرصہ بعد کربلا کے نام سے جو داستان بنائی تو وہ مستقلاً امت کے گلے کا ہار اور فتنہ کا سبب بن گئی۔ اور اس نے اب تک دنیا کو چین سے بیٹھنے نہیں دیا —— یہ سرزمین فی الحقیقت فتنوں کی سرزمین تھی، رفض و وبا کا خمیر اور اس فتنہ کی نشوونما تو یہاں ہوئی ہی۔ خلق قرآن اور اعتزال جیسے فتنوں کو خام مواد اور بنیادی علمبردار یہاں سے میسر آتے اور معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کا سی۔آئی۔اے اور روس کا کے۔بی۔جی تو ایرانیوں کا مستقل پروردہ اور شاگرد ہے کہ عالم اسلام کی بڑی بڑی حکومتوں کا زوال ایرانیوں کا ہی مرہون ہے کہ انہوں نے پیہم سازشیں کر کے ہر حکومت کا تیا پانچہ کیا۔ اپنی حکومت کا خواب دیکھتے دیکھتے پریشان ہو جاتے تو منفی طرز عمل پر اتر آتے اور اسلام و ملتِ اسلامیہ کے قلب میں خنجر پیوست کر دیتے بنو امیہ، بنو عباس، مغلیہ وغیرہ حکومتوں کی تاریخ لازوال اسی طبقہ ناہنجار کے سبب مرتب ہوئی اور اب آ کر اپنی حکومت کا خواب بھی خمینی کی شکل میں پورا ہو گیا —— بین الاقوامی گماشتے آپس میں ممد و معاون ہو گئے۔ خمینی صاحب خیر سے انقلاب کے علمبردار قرار پائے ایک مخصوص طرز فکر کے لوگوں نے اس انقلاب کو اسلامی انقلاب کا نام دیا اور دئیے جا رہے ہیں۔ یہاں اس فکر کی ترجمان مودودی صاحب مکرم کی جماعت ہے —— اس جماعت کے بعض اہل قلم نے خدا خوفی اور مسؤلیت آخرت سے بے نیاز ہو کر خمینی صاحب کے انقلاب کو جس طرح سراہا ہے وہ غایت درجہ افسوسناک ہے —— ایک خالص شیعی انقلاب جس کی بنیاد تحریف قرآن، صحابہ دشمنی، معصومیت ائمہ جیسے افکار ہیں۔ وہ کیونکر اسلامی انقلاب ہو سکتا ہے؟

عام اخبار نویس اور دوسرے لوگ حتیٰ کہ حکومت تک مصلحت کوشیوں کا شکار ہیں —— سفارتی نمائندے اور خمینی صاحب کے ذاتی نمائندے کراچی سے جھنگ تک فتنوں کا باعث بن چکے ہیں لیکن کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا —— اللہ بھلا کرے ہمارے نوجوان عالم، ادیب، صاحبِ قلم اور صحافی اختر کاشمیری صاحب کا —— انہوں نے آتش کدہ ایران کے ذریعہ ایرانی انقلاب کے غبارے سے ہوا نکال دی ہے —— اختر صاحب کے قلم کی کاٹ، دلائل کی پختگی اور تحریر کے بانکپن سے ایک دنیا واقف ہے —— خدام الدین سے چٹان تک متعدد ہفت روزہ رسائل اور جنگ جیسے قومی اخبار کے صفحات ان کے قلم کی رعنائیوں کے گواہ ہیں۔ انہوں نے ہر مصلحت سے بالا ہو کر ایک سچے مسلمان اور ایک مخلص پاکستانی کی طرح ایران کی ذہنیت، وہاں کے انقلاب کی چیرہ دستیوں اور سفاکیوں کا پردہ چاک کیا ہے۔ اندرونی کہانیوں کا ایک طویل سلسلہ اس نہایت خوبصورت کتاب میں آپ کو نظر آئے گا۔

ایرانی چہروں کی کالک کتاب کے ٹائیٹل کا عنوان بن گئی ہے۔ اور متن کتاب کی ایک ایک سطر اختر صاحب کی جرأت و بہادری اور بے باکی کا منہ بولتا ثبوت ہے —— معلوم ہوتا ہے کہ قرونِ اولیٰ کا کوئی مجاہد قادسیہ کے میدان میں ایرانیوں سے نبرد آزما ہے۔

ہمیں امید ہی نہیں یقین ہے کہ ہر باشعور سنّی مسلمان اس کتاب کو اولیں فرصت خرید کر اس کے مندرجات سے آگاہی حاصل کر کے انہیں آگے پھیلائیں گے تاکہ امتِ مسلمہ مجوسی ذوق و مسلک کے لوگوں کی فتنہ سامانی سے محفوظ رہ سکے۔

مہران (سندھی) فہرست نمبر

ایڈیٹر: نفیس احمد شیخ
نگران: مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی، (شاگرد رشید مولانا عبید اللہ سندھی)
ناشر: سندھی ادبی بورڈ جام شورو حیدر آباد (سندھ)
صفحات: ۴۶۶
قیمت: ۱۵/۰ روپے

تحقیقات و تصنیف کا کام کئی مرحلوں سے گذرتا ہے۔ پہلا مرحلہ موضوع کی تلاش ہوتا ہے دوسرا مرحلہ مآخذ کی جستجو، تیسرا مرحلہ مواد کی فراہمی اور اس کے بعد مطالعہ اور افکار و نتائج۔ مطالعہ کی تالیف و تدوین کا آخری مرحلہ پیش آتا ہے۔ لیکن یہ بات بڑے تعجب کی ہے کہ ہمارے ہاں کسی ریسرچ اسکالر کی رہنمائی کے لئے کوئی نظام موجود نہیں ہے۔ ابتدائی مراحل سے عہدہ براری میں رسائل و جرائد کے انڈکس علوم و فنون کے موضوع اور فہرستیں اور قاموس الکتب نہایت مفید ثابت ہوتی ہیں لیکن اس طرف بہت دیر میں توجہ کا آغاز ہوا۔ اردو میں کام کا آغاز پہلے ہوا۔ انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی تو اس میدان میں سبقت کی مخطوطات، مطبوعات کی فہرستیں قاموس الکتب کی متعدد جلدیں اور ہر ماہ شائع ہونے والے علمی و تحقیقی مضامین کے اشاریوں کی ترتیب کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کی فتوحات

برابر جاری ہے اور سبقت بالخیرات العلمی کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اردو کے بعد پاکستان کی زبانوں میں سندھی زبان میں کام کا آغاز ہوا اور اگرچہ اس آغاز کو بہت مدت نہیں گذری لیکن متعدد کیٹلاگ، ڈائرکٹریاں اور ڈکشنریاں مرتب کی جا چکی ہیں جو علمی و تحقیقی کاموں میں ریسرچ اسکالروں کے لئے بہترین ممد و معاون ہیں۔

اب اسی قسم کا ایک اور کام سندھی ادبی بورڈ کے سہ ماہی مجلہ علمی و ادبی "مہران" کے ۲۵ سال (۱۹۵۵ء تا ۱۹۸۰ء) کے شماروں کے مضامین نظم و نثر کا ایک جامع اشاریہ بنا دیا ہے۔ یہ اشاریہ علم و تحقیق کے شائقین کی ہر مرحلے میں رہنمائی کرے گا۔

مہران سندھی زبان کا واحد علمی، ادبی اور تحقیقی رسالہ ہے۔ اس کی ادارت سے بڑے بڑے اہل قلم وابستہ رہے ہیں۔ مہران نے تاریخ، ادب، ثقافت وغیرہ میدانوں میں ملکی اور غیر ملکی اور سندھی اور غیر سندھی ادب کا بہت بڑا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔ اس لئے کسی موضوع پر تحقیق و تصنیف کرنے والا کوئی شخص مہران سے استفادے سے رُخ نہیں پھیر سکتا۔ سندھی ادبی بورڈ کی یہ بہت بڑی خدمت ہے۔

یہ انڈکس یا اشاریہ پروفیسر ثناء اللہ مجاہد نے مصنف وار اور موضوع وار دو طرح سے مرتب کر کے تحقیق و تصنیف کی راہ آسان کر دی ہے اور ایک بہت بڑی رکاوٹ کو دور کر دیا ہے اس پر "نقش و نگار مہران" کے عنوان سے مقدمہ ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری کے قلم سے ہے۔ جس میں اشاریے کی اہمیت کی وضاحت کے ساتھ مہران کی علمی و ادبی خدمات اور سندھی ادبی بورڈ کے "تاریخ ساز کردار پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

سندھی ادبی بورڈ کے چیئرمین اور مہران کے نگران مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ علیہ کے شاگرد سندھ کے مشہور عالم دین اور علوم ولی اللہی کے ماہر و غواص مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی ہیں جو شاہ ولی اللہ سوسائٹی کے بھی ڈائرکٹر ہیں اور بورڈ کے سیکرٹری سندھی زبان کے مشہور ادیب غلام ربانی آگرو ہیں۔ اگر سندھی ادبی بورڈ اپنے کتب خانے کے نہایت نادر و نایاب مخطوطات کا کیٹلاٹ بھی شائع کر دے تو یہ علم و ادب کی بہت بڑی خدمت ہو گی۔ بورڈ کے کتب خانہ میں اردو، عربی، فارسی اور سندھی کے تقریباً چھ سو مخطوطات ہیں اور بہت سے ایسے اہم اور تاریخی مخطوطے ہیں جن کے نسخہ ثانی دنیا کی کسی لائبریری میں موجود نہیں۔

بقیہ : اداریہ

ایسے "اجتہاد" کی شرعاً اجازت نہیں دی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس تحریف و تبدّل کو "اجتہاد" کا نام دیا جا سکتا ہے

بہرحال علماء کرام اور فقہائے امّت کو اس مسئلہ کے دونوں پہلوؤں پر نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسی درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیئے کہ نہ تو اجتہاد کی ضرورت سے انکار کے ذریعہ جدید مسائل کو لاینحل بنا کر اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ کھڑی کی جا سکے اور نہ ہی جدّت پسند ذہن "اجتہاد" کے مقدس نام کو تحریف و تبدّل کا ذریعہ بنا سکے۔

آپ کے خطوط

نعرۂ رسالت

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ

مکرمی و محترمی جناب مدیر صاحب ہفت روزہ خدام الدین لاہور!

السلام علیکم۔ دنیا کی مختلف قومیں جنگ و جدل کے وقت اپنی بہادری اور اور جوش و خروش کے اظہار کے لئے اپنی اپنی روایات کے مطابق مختلف قسم کے نعرے بلند کرتی رہی ہیں۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمان جہاد کے لئے جاتے وقت اور جہاد کرتے ہوئے نعرہ تکبیر بلند کیا کرتے ہیں اور آجکل بھی جنگوں میں ایسا ہی ہوتا ہے نعروں کی حقیقی جگہ ویسے بھی میدانِ جنگ میں ہوتی ہے

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں میں مذہبی فرقہ بندی دوسرے مسلم ممالک سے زیادہ ہی ہے مختلف بدعات بھی اسی خطہ میں پیدا ہو کر فروغ پا چکی ہیں اپنی حالات اور باہمی مذہبی اختلافات نے مسجدوں۔ جلسے جلوسوں اور مذہبی اجتماعات میں نعرہ بازی کو جنم دیا ہے یہاں پر ان جگہوں میں نعرہ بازی کا زیادہ تر مقصد کسی مقرر کو اس کی اچھی تقریر پر داد دینا اور دوسرے فرقے کے لوگوں کو اپنا جوش و خروش دکھانا ہوتا ہے۔ حالانکہ مساجد میں نعرہ بازی آداب مساجد کے بھی خلاف ہے۔

اہل سنت والجماعت کے دونوں فرقے دیوبندی اور بریلوی جو دونوں ہی اپنے آپ کو حضرت امام ابو حنیفہؒ کا پیروکار کہتے ہیں نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر پر متفق ہیں اور نعرہ تکبیر ان کا مشترکہ نعرہ ہے مگر نعرہ رسالت۔۔۔ "یا رسول اللہ" میں اختلاف ہے۔ بریلوی حضرات کو جتنا یہ نعرہ مرغوب ہے دیوبندیوں کو اس سے اتنی ہی چڑ ہے۔ دونوں فرقوں کے اس نعرہ پر حقیقی اختلاف کو نظر انداز کر کے دیکھا جائے تو نعرہ رسالت کا جواب یا رسول اللہ کچھ بامقصد اور بامعنی نظر نہیں آتا۔ نعرہ تکبیر کے جواب میں اللہ اکبر کہا جاتا ہے جو اپنے عظیم معنی رکھتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا ذکر ہے مگر نعرہ رسالت کے جواب میں "یا رسول اللہ" کہنے سے نہ ہی تو کوئی عبادت ہوتی ہے اور نہ ہی رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰؐ احمد مجتبےٰ کی کوئی شان بیان ہوتی ہے۔ بار بار "یا رسول اللہ" "یا رسول اللہ" کہہ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا تو جاتا ہے۔ مگر اس کے بعد ان سے کوئی گذارش نہیں کی جاتی انہیں کوئی تکلیف نہیں بتائی جاتی جس سے انہیں پکارنا لایعنی ہو جاتا ہے۔ یہی حال بریلوی حضرات کے دوسرے نعروں کا ہے۔

مکرمی! دنیائے اسلام خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کو جس قدر اتحاد و اتفاق کی آج ضرورت ہے اس سے پہلے نہ تھی۔ پاکستان کے بیرونی اور اندرونی حالات کا تقاضا ہے کہ سب مسلمان اپنے اختلافات ختم نہیں کر سکتے تو کم از کم ضرور کر دیں۔ غیر متفقہ نعرہ بازی سے ایک دوسرے کے خلاف نفرت بڑھتی ہے اور اختلافات کی خلیج وسیع ہو کر اختلافات کو مزید ہوا ملنے کا سبب بھی بنتی ہے۔ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے مسئلے نے سب مسلمانوں کو یکجا کر دیا ہے۔ دیو بندی۔ بریلوی شیعہ اور اہل حدیث علمائے کرام میں اس وقت قابل رشک اتفاق اور ہم آہنگی ہے۔ خدا کرے سب مسلمانوں کا یہ اتحاد ہمیشہ کے لئے قائم دائم ہو جائے اور وہ باہم رواداری سے کام لے کر متنازعہ فیہ مسائل حل کر لیں۔ علمائے کرام کے لئے یہ سنہری موقع ہے کہ مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کریں۔

مسلمانوں کو متحد کرنے اور ان کے باہمی اختلافات کم کرنے کے لئے میں تجویز کرتا ہوں اور اس کا آغاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اور مبارک نعرہ رسالت سے کیا جائے۔ نعرہ رسالت کے جواب میں یا رسول اللہ کی بجائے "محمد رسول اللہ" اپنایا جائے۔ "محمد رسول اللہ" کہنے سے حضرت محمدؐ کی شان بیان ہوتی ہے نعرہ تکبیر۔۔۔ اللہ اکبر میں توحید کا ذکر ہے تو نعرہ رسالت۔۔۔ "محمد الرسول اللہ" میں رسالت کا۔ توحید اور رسالت پر ایمان ہی مسلمانوں کی بنیاد ہے۔ دیو بندی حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اس نعرہ کو اپنا لیں اور بریلوی حضرات سے التجا ہے کہ وہ نعرہ رسالت میں ترمیم کر کے بہتر نعرہ اختیار کریں تاکہ حنفی عقیدہ والوں میں نعرہ تکبیر کے ساتھ ساتھ نعرہ رسالت بھی مشترک بن جائے۔ والسلام

(حفیظ الرحمان واہ کینٹ، ۲۱/۵/۸۴ء الف)